خدا کی پروردگاری

کلمۃ اللہ (جناب مسیح) کی تعلیم کے مطابق پروردگار ہمارے پالنے والے ہیں کیونکہ وہ ہماری پرواہ کرتے ہیں۔ وہ ہم سب کے پروردگار ہیں۔ منجی عالمین نے فرمایا ہے کہ "اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے اور نہ اپنے بدن کی کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں، نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا پروردگار ان کو کھلاتا ہے ۔ پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں، وہ نہ محنت کرتے اور نہ کاتتے ہیں۔ تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ حضرت سلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے ان میں کسی مانند پوشاک پہنے ہوئے نہ تھے۔پس جب پروردگارِ عالم جب میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک عطا فرماتے ہیں ، تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ عطا فرمائیگا۔اس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کھو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا کیا پہنیں گے ۔ اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں"(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 6)

خدا کی محبت کی وجہ سے اس کی پروردگاری لامحدود ہے۔ کلمۃ اللہ نے فرمایا "کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ ان میں سے ایک بھی تمہارے پروردگار کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔ بلکہ تمہارے سر کے بال بھی سب گنے ہوئے ہیں پس ڈرو نہیں۔ تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے "(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی رکوع 10:آیت 29تا 31) پس روزِ فردا کی بابت فکر کرنا خدا کی پروردگاری پر شک لانا ہے۔ کلمۃ اللہ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم تن آسانی اختیار کرکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں۔ بلکہ آپ کا مدعا یہ ہے کہ ہم روزی حاصل کریں لیکن ہر وقت روزی کے فکر میں ہلکان وغلطان نہ رہیں کیونکہ " ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم ان سب چیزوں کے محتاج ہیں "(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت لوقا طبیب علیہ السلام رکوع 12:آیت 30)خدا کی لامحدود محبت اور پروردگاری کے سامنے ہماری کیا فکر کیا حقیقت رکھ سکتی ہے ؟"تم میں ایسا کون ہے جو فکر کرکے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے ؟ پس جب سب سے چھوٹی بات نہیں کرسکتے تو باقی چیزوں کا کیوں فکر کرتے ہو"(انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا طبیب علیہ السلام رکوع 12:آیت 25–26)۔پس لازم ہے کہ ہم فکریں پروردگار پر ڈال دیں کیونکہ ان کو اپنی بے زوال محبت کی وجہ سے ہماری فکر ہے۔

جناب مسیح نے یہ تعلیم بھی دی کہ ہمارے پروردگار کی محبت کل کائنات پر قادر ہے اور وہ اپنے ازلی ارادوں کو باوجود رکاوٹوں کے پورا کرکے چھوڑیں گے۔ خدا رب العالمین ہے اور فطرت اس کے ازلی ارادوں کے ماتحت ہے۔ وہ "آسمان اور زمین کا خدا ہے "(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 11:آیت 25) اگر بظاہر ہم کو خدا کے ارادے کامیاب ہوتے نظر نہ آئیں لیکن وہ اس بات پر قادر ہے کہ " اس کی مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو"(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی رکوع 6:آیت 10)۔ کائنات کے کل قوانین اور طریقے اس کے ارادوں کو برانقضائے وقت پورا کرینگے اور خدا کی محبت تمام امور پر فاتح ہو گی۔اور اس کے پُر محبت ارادے جو وہ سیدنا عیسیٰ میں بنی نوع انسان کے لئے رکھتا ہے غالب ہو کر رہینگے۔